مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
05 جون،2026ء (بمطابق: 19 ذوالحج شریف،1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام (پارہ 26:،سورۂ فتح:18)

بیعتِ رضوان اور شانِ عثمانِ غنی

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿..شانِ عثمانِ غنی میں چند احادیث صفحہ:03
✿..حضرت عثمانِ غنی اور سُنّتِ مصطفٰے سے محبت! صفحہ:13
✿..رسول اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنا منع ہے صفحہ:17
✿..یومِ عثمانِ غنی مَنایئے! صفحہ:20

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں بھیجتا ہے۔[1]

گر پڑھیں صدقِ دل سے کافی ہے | جُملہ حاجات کو درود شریف
پائیں گے چار پُشت تک برکت | دِل سے بھیجیں گے جو درود شریف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ

مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۙ﴿۱۸﴾

(پارہ:26، سورۂ فتح:18)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا، جب وہ درخت

[1] ... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعد التشھد، صفحہ:159، حدیث:408۔

کے نیچے تمہاری بیعت کررہے تھے تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دِلوں میں تھا تو اس نے اُن پر اطمینان اُتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا اِنعام دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالحِجّہ شریف کی 18 تاریخ کو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا عُرسِ پاک ہوتا ہے۔[1] ❁ آپ صحابیِٔ رسول ہیں ❁ دُور کے رشتے سے پیارے آقا صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے بھانجے لگتے ہیں ❁ بہت فضیلت والے ہیں ❁ دوسرے خلیفہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے بعد آپ خلیفہ مقرر ہوئے ❁ 12 سال تک خِلافت کے فرائِض ادا فرمائے ❁ آخر 18 ذُوالحج کو اِنتہائی مَظْلُومیت کے ساتھ مدینۂ پاک میں شہید ہوئے۔[2]

خَلق پہ لطفِ خُدا حضرت عثمان ہیں | جُملہ مرض کی دوا، درد کے درمان ہیں
بابِ سخا کُھل گیا، دیکھا جو یہ ماجرا | غازیانِ مُصطفےٰ بے سر و سامان ہیں[3]

شانِ عثمانِ غنی میں چند احادیث

❁ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَشَدُّ اُمَّتِیْ حَیَاءً عُثْمَانُ

ترجمہ: یعنی میری اُمّت میں سب سے بڑھ کر حیا والے عثمان ہیں۔[4]

1 ...اسد الغابۃ، رقم:3589، عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ، جلد:3، صفحہ:585۔
2 ...طبقات کبریٰ، رقم:14، عثمان بن عفان، جلد:3، صفحہ:57۔
3 ...دیوانِ سالک، صفحہ:29۔
4 ...السنۃ لابن ابی عاصم، فضائل عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ، جلد:2، صفحہ:856، حدیث:1316۔

❁ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّا نُشَبِّہُ عُثْمَانَ بِاَبِیْنَا اِبْرَاهِیْم

ترجمہ: بے شک ہم عثمان کو اپنے والِد ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کے مُشابِہ سمجھتے ہیں۔[1]

❁ حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت میں، محبوبِ خُدا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو فرمایا:

یَا عُثْمَانُ اَنْتَ وَلِیِّی فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ وَلِیِّی فِی الْآخِرَۃ

ترجمہ: اے عثمان! آپ دُنیا میں بھی میرے دوست ہو اَور آخرت میں بھی میرے دوست ہو۔[2]

❁ ایک روایت میں فرمایا:

لِکُلِّ نَبِیٍّ خَلِیْلٌ فِی اُمَّتِہٖ وَاِنَّ خَلِیْلِیْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّان

ترجمہ: ہر نبی علیہ السَّلام کا اُن کی اُمّت میں ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل عثمان بن عفّان ہے۔[3]

❁ ایک حدیث شریف کے الفاظ یُوں ہیں:

لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَرَفِیْقِیْ فِیْهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

ترجمہ: ہر نبی علیہ السلام کا جنّت میں ایک رفیق ہوگا، میرا رفیق عثمان بن عفّان ہے۔[4]

بیعتِ رِضوان اور شانِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

پیارے اسلامی بھائیو! تیسرے خلیفہ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی بہت ساری

---

1 ... مسند فردوس، جلد:1، صفحہ:55، حدیث:152۔
2 ... مسند فردوس، جلد:5، صفحہ:313، حدیث:8291۔
3 ... حلیۃ الاولیاء، رقم:217، عطاء بن میسرۃ، جلد:5، صفحہ:229، حدیث:6932۔
4 ... ابن ماجہ، المقدمہ، فضل عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عنہ، صفحہ:32، حدیث:109۔

خصوصی شانیں ہیں، ان میں سے ایک خصوصی شان **بیعتِ رِضوان** بھی ہے۔ بَیْعتِ رِضْوان آپ ہی کے لیے ہوئی، آپ ہی کے حق میں ہوئی اور اس بیعت میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصی شان بھی حاصِل ہوئی کہ محبوبِ ذیشان، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے خُود حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی نمائندگی فرمائی۔ آیئے! اس بیعت کا ذِکْرِ خیر سنتے ہیں:

بیعتِ رِضوان کا واقعہ

ہجرت کا چھٹا سال تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے عمرہ کی ادائیگی کا اِرادہ فرمایا اور سینکڑوں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو ساتھ لے کر مکہ پاک کی طرف روانہ ہوئے۔

جب **حُدَیْبِیَہ** نامی مقام آیا تو اچانک آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی مبارَک اُونٹنی **قَصْوا** بیٹھ گئی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو پریشانی ہوئی کہ آج قَصْوا خِلافِ عادَت یُوں کیوں بیٹھ گئی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ

ترجمہ: قَصْوا ضِدّ کر کے نہیں بیٹھی، نہ اس کی یہ عادَت ہے بلکہ اِسے اُسی (رَبِّ کریم) نے روک دِیا ہے، جس نے ہاتھیوں (یعنی اَبْرَہَہ کی فوج) کو رَوک دیا تھا۔[1]

یعنی قَصْوا اُونٹنی کا یُوں خِلافِ مَعْمُول بیٹھ جانا ایک خُدائی اشارہ تھا کہ یہ مبارَک قافلہ مکہ پاک کی طرف نہ بڑھے بلکہ یہیں حُدَیبِیَہ میں ٹھہر جائے۔

---

1 ...بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجھاد...الخ، صفحہ:705، حدیث:2732۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہاں غور فرمائیے! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے عِلْم و حکمت اور شان و عظمت کی تو کیا بات ہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اُونٹنی مبارک بھی کیسی باکمال ہے...!! خیر! قافلہ یہیں رُک گیا۔ اس وقت مکہ پاک ابھی فتح نہیں ہوا تھا، وہاں غیر مسلموں کا قبضہ تھا، انہیں ایک یہ خطرہ بھی تھا کہ شاید مسلمان جنگ کرنے کے لیے آئے ہیں۔ چنانچہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو سَفِیر بنا کر مکہ پاک روانہ فرمایا تاکہ آپ اَہْلِ مکّہ کو بتائیں کہ مسلمان جنگ کے ارادے سے نہیں بلکہ اِحْرام باندھ کر عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس موقع پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کا انتخاب بھی آپ کی بڑی شان ہے، آپ ذرا حالات پر غور فرمائیے! ❁ مکّے پر کفّار کا قبضہ ہے ❁ وہاں کوئی بھی اپنا نہیں ہے، سب بیگانے بلکہ ❁ ایسے ظالِم بھی ہیں جو مسلمانوں کو بہت شدید تکلیفیں پہنچایا کرتے تھے ❁ ایسے ماحول میں حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ بالکل اکیلے مکہ پاک پہنچے اور وہاں اِسْلام کی نمائندگی فرمائی۔

اب معاملہ یُوں ہوا کہ اَہْلِ مکّہ نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو اپنے پاس رَوک لیا۔ اِدھر ایک جھوٹی خبر پھیلی کہ غیر مسلموں نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ غیب جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اگرچہ جانتے تھے کہ یہ خبر جھوٹی ہے، البتہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم سے اس بات پر بیعت لی کہ اگر واقعی عثمان شہید ہو چکے ہیں تو ہم ان کا بدلہ ضرور لیں گے۔ اسی بیعت کو **بیعتِ رِضْوان** کہتے ہیں۔[1]

1... تفسیر طبری، پارہ:26، سورۂ فتح، زیرِ آیت:18، جلد:11، صفحہ:347۔

کیا نصیبے ہیں تیرے یاروں کے

پیارے اسلامی بھائیو! اس بیعت کا موضُوع حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تھے، بُخاری شریف میں ہے: صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے پُوچھا گیا:

عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ کُنْتُمْ تُبَایِعُوْنَ

ترجمہ: یعنی اُس دِن کس بات پر بیعت لی گئی تھی؟

فرمایا:

عَلَی الْمَوْتِ

ترجمہ: یعنی اُس روز پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے ہم سے موت پر بیعت لی تھی (کہ یا تو ہم عثمان کا بدلہ لیں گے یا خُود شہید ہو جائیں گے)۔(1)

جان و دِل تیرے قدم پر واریں | کیا نصیبے ہیں تیرے یاروں کے(2)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی محبّت کا عالَم دیکھیے! ابھی صِرف ایک خبر مِلی ہے کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے ہیں، اگرچہ مَعْلُوم ہے کہ یہ خبر سچّی نہیں ہے مگر آپ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کے حکم سے 1500 صحابہ سے حضرت عثمان کا بدلہ لینے یا شہید ہو جانے کی بیعت لے لی۔

اللہ سے کیا پیار ہے عثمانِ غنی کا | محبوبِ خُدا یار ہے عثمانِ غنی کا(3)

1 ...بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب البیعة فی الحرب...الخ، صفحہ:761، حدیث:2960۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:360۔

3 ...ذوقِ نعت، صفحہ:80۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اس بیعت کا ذِکر سُورۂ فتح میں آیا ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (پارہ:26، سورۂ فتح:18)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا، جب وہ درخت کے نیچے تمہاری بیعت کررہے تھے۔

سُبْحٰنَ اللہ! ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کی کتنی بڑی شان ہے...!! اللہ پاک نے صاف خوشخبری سُنا دی کہ اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! یہ صحابہ جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں، اللہ پاک ان سب سے راضی ہو گیا ہے۔

فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ (پارہ:26، سورۂ فتح:18)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دِلوں میں تھا۔

یعنی ان کے دِلوں میں جو اِخلاص، جذبۂ شہادت، سچّا پکّا اِیمان، بے پناہ عشقِ رسول ہے، اللہ پاک اسے جانتا ہے۔

فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ (پارہ:26، سورۂ فتح:18)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: تَو اس نے اُن پر اطمینان اُتارا اَور اُنہیں جلد آنے والی فتح کا اِنعام دیا۔

آپ یہاں غور فرمائیے! جنہوں نے بیعت کی ❁ اللہ پاک اُن سے راضی بھی ہو گیا ❁ ان کے دِلوں میں موجود اِخلاص اور سچّے پکّے اِیمان کی گواہی بھی ارشاد فرمادی ❁ اُن پر سکون بھی نازِل فرمادیا ❁ اور انہیں بڑی فتح کی خوشخبری بھی سُنادی گئی، غور کا مقام ہے کہ جو بیعت کررہے تھے، ان کی تَو یہ شان ہے اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ جن کے نام

پر یہ بیعت لی جارہی تھی، اُن کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہو گا...؟

ٹھہرے تھے تم جس پیڑ کے نیچے

اس بیعت کا انداز کیا تھا...؟ **روایات میں ہے:** پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سَمُرَہ نامی ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! اس دَرَخت کی بھی کیسی شان ہے۔ آپ قرآنِ کریم کا اُسلُوب دیکھیے! اَصْل مقصُود تو بیعت تھی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کا جذبۂ عشقِ رسول تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے بیعت کے لیے بُلایا، سب حاضِر ہو گئے، اب یہ بیعت درخت کے نیچے کھڑے ہو کر لی گئی ہو یا کنویں کے کِنارے پر، اس سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا مگر

کسی کو کسی سے ہوئی ہے، نہ ہو گی | خُدا کو ہے جتنی محبّت کسی کی(2)

چُونکہ یہ بیعت لیتے وقت پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم اس درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے تھے، لِہٰذا اللہ پاک نے باقاعِدہ درخت کا بھی قرآنِ کریم میں ذِکر کیا، کہا:

تَحْتَ الشَّجَرَةِ

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم آپ جب درخت کے نیچے کھڑے ہو کر بیعت لے رہے تھے۔

پتا چلا: مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم جس مٹی پر قدم رکھ دیں، جس پیڑ کے نیچے کھڑے ہو جائیں، وہ مٹی اور وہ پیڑ بھی قابلِ ذِکر ہو جاتا ہے، اسے ایسی عزّت سے نوازا جاتا ہے کہ چند لمحوں کے لیے آپ اس پیڑ کے نیچے ٹھہرے تھے، اب قیامت تک کے لیے جو

1...تفسیر طبری، پارہ:26، سورۂ فتح، زیرِ آیت:18، جلد:11، صفحہ:349، رقم:31523۔
2...ذوقِ نعت، صفحہ:234۔

بندہ تِلاوت کے دوران اس درخت کا ذِکر کرے گا۔

تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ

کے الفاظ پڑھے گا، بحکمِ حدیث 90 نیکیاں کماتا رہے گا۔

یہ ابھی مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چند لمحوں کی نسبت کا اَثَر ہے، تَو وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم جو آپ کے ہاتھ مبارَک پر زندگی اور موت کی بیعت کر رہے تھے، ان کی شان کا عالَم کیا ہو گا اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ جو جان ہتھیلی پر رکھ کر مکہ پاک پہنچے ہوئے تھے، جن کے نام پر یہ بیعت ہو رہی تھی، ان کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہو گا...!!

آل و اَصْحابِ نبی سب بادشہ ہیں، بادشاہ
میں فقط ادنیٰ گدا اَصْحاب و اَہْلِ بیت کا[1]

دستِ حبیبِ خُدا، ہاتھ بنا آپ کا

خیر! پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم سَمُرَہ نامی درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور اِعلان کیا گیا:

اَیُّھَا النَّاسُ اَلۡبَیۡعَۃَ اَلۡبَیۡعَۃَ نَزَلَ رُوۡحُ الۡقُدُسِ فَاخۡرُجُوۡا عَلٰی اِسۡمِ اللہ

ترجمہ: لوگو...!! بیعت ہو رہی ہے، بیعت ہو رہی ہے، حضرت جبرائیل علیہ السَّلام اُترے ہیں، پَس! اللہ پاک کا نام لے کر نکلو (جلدی سے آکر بیعت کر لو)

صحابہ فرماتے ہیں: ہم آرام کے لیے لیٹے ہوئے تھے۔ جونہی بیعت کا اِعلان ہوا، سب جلدی سے اُٹھے اور محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہو گئے۔ آپ

1...وسائلِ فردوس، صفحہ: 35۔

صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے بیعت لینے کے لیے اپناہاتھ مبارَک پھیلایا، سب سے پہلے حضرت اَبُو سِنَان اَسَدِی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے آپ کے ہاتھ مبارَک پر اپناہاتھ رکھنے کی سَعَادت پائی، اس کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عنہم نے اپنے اپنے ہاتھ مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ میں دے دیئے! سب سے آخر میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اپنا دوسرا ہاتھ مبارَک بلند کیا اور فرمایا:

اِنَّ عُثْمَانَ فِی حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُوْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ پاک! بیشک عثمان تیرے اور تیرے رسول کے کام سے گیا ہے۔

یہ کہہ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے اپناہاتھ مبارَک سب ہاتھوں کے اُوپَر رکھا اور فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! جس جس نے یہ بیعت کی، اللہ پاک نے انہیں اپنی رِضا کی خوشخبری سُنائی، محبوب صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

لَا يَدْخُلِ النَّارَ اَحَدٌ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

ترجمہ: جس جس نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان میں سے کوئی بھی جہنّم میں نہیں جائے گا۔[2]

اب آپ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شان دیکھیے! سب صحابہ نے یہ بیعت اپنے ہاتھوں سے کی، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اس بیعت میں نِرالی شان سے شامِل ہوئے کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے نہیں بلکہ محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ کے ذریعے

1 ... تفسیر مظہری، پارہ:26، سورۂ فتح، زیرِ آیت:10، جلد:6، صفحہ:364 خلاصۃً۔
2 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب التفسیر، سورۂ فتح، جلد:10۔ صفحہ:264، حدیث:11444۔

یہ بیعت کی۔

اُن کا ہاتھ یَدُ اللہ ہے

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْۚ (پارہ:26، سورۂ فتح:10)

تَرجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

میں نے اس بیعت کا مکمل نقشہ کھینچنے کی کوشش کی ہے، بتایئے! اس بیعت میں سب سے نیچے کس کا ہاتھ تھا؟ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا۔ سب سے اُوپر کس کا ہاتھ تھا؟ اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا۔ نیچے جو ہاتھ مبارَک تھا وہ بیعت لینے کے لیے تھا، اُوپر جو ہاتھ مبارَک تھا وہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی نمائندگی کے لیے تھا۔ اللہ پاک فرما رہا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَؕ (پارہ:26، سورۂ فتح:10)

تَرجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

یعنی اے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم آپ کا جو نیچے والا ہاتھ مبارَک ہے یہ اَصْل میں آپ کے جسمِ پاک کے ساتھ ہے مگر چُونکہ اللہ پاک کے حکم سے کام کرتا ہے، لہٰذا یہ ہاتھ مبارَک آپ کا نہیں بلکہ اللہ پاک کا ہے اور یہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم جو بیعت کر رہے ہیں یہ صِرف آپ کے ہاتھ پر نہیں بلکہ اللہ پاک کے ساتھ بیعت کر رہے ہیں اور

یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْۚ

تَرجمۂ کنزُالعِرفان: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا

(پارہ:26، سورۂ فتح:10) | ہاتھ ہے۔

یعنی آپ کا اُوپَر والا ہاتھ مبارَک جو (حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کی نمائندگی کر رہا ہے) وہ بھی آپ کا ہاتھ نہیں بلکہ یَدُ اللہ ہے۔[1] اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں:

دستِ شہِ دوسرا جو کہ یدُ اللہ تھا | دست بنا آپ کا، آپ وہ ذیشان ہیں[2]

وضاحت: حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عنہ ایسی شان والے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم کا ہاتھ مبارک جو کہ یدُ اللہ تھا، بیعتِ رضوان کے موقع پر آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے اس ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ فرمایا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیعتِ رضوان کے موقع پر جب حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ مکہ پاک گئے ہوئے تھے، اس وقت چند ایمان افروز معاملات ہوئے۔ آیئے! ان میں سے 2روایتیں سُنتے ہیں:

(1): حضرت عثمانِ غنی اور سُنّتِ مصطفےٰ سے محبت!

سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ پاک بھیجا، آپ مکہ پاک پہنچے، آپ کا چچازاد بھائی اَبان بن سعید جو مسلمان نہیں تھا، وہ مکہ پاک ہی میں رہتا تھا، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ سب سے پہلے اپنے چچازاد بھائی اَبان بن سعید کو ملے۔

---

1 ... تفسیر خازن، پارہ:26، سورۂ فتح، زیرِ آیت:10، جلد:3، صفحہ:156۔

2 ... دیوانِ سالک، صفحہ:77۔

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سُنّتوں کے عامِل تھے، لہٰذا آپ نے سُنّت کی پیروی میں اپنا تہبند مبارک ٹخنوں سے اُوپر رکھا ہوا تھا مگر کفّار اس کو بُرا سمجھتے تھے، کفّار تکبر اور فخر کے طَور پر تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھتے تھے۔ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے چچازاد بھائی اَبان بن سعید نے جب آپ کا تہبند مبارک ٹخنوں سے اُوپر دیکھا تو طنز کرتے ہوئے بولا: کیا بات ہے، میں تمہیں کمزور حالت میں دیکھ رہا ہوں، تمہارا تہبند ٹخنوں سے اُوپر ہے؟ مطلب یہ تھا کہ اے عثمان! تم امیر آدمی تھے، تمہارا ایک نام تھا، یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ تم سفیر بن کر آئے ہو، تمہیں چاہیے تھا کہ ذرا بَن ٹھن کر آتے مگر تمہاری حالت بہت کمزور لگ رہی ہے، تمہارا تہبند ٹخنوں سے اُوپر ہے۔

اس پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بہت پیارا جواب دیا، دل کے کانوں سے سنیے! آپ نے فرمایا: ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا تہبند شریف ایسے (یعنی ٹخنوں سے اوپر ہی) ہوتا ہے۔[1]

یعنی اَہلِ مکہ مجھے کیا کہیں گے، اُن کی نظروں میں میرا کیا تأثّر بیٹھتا ہے، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، میرے آئیڈیل (**Ideal**) میرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم ہیں، میں اُن کی اداؤں کو ادا کرنے ہی میں فخر سمجھتا ہوں۔

سُبۡحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** کتنی خوبصورت بات ہے! سُنّتِ مصطفےٰ ہمارے لیے مِعیار ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ (پارہ:21، سورۂ احزاب:21)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے۔

1 ...الریاض النضرۃ، الجزء الثالث، صفحہ:22 خلاصۃً۔

مَعْلُوم ہوا؛ سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی مبارک زِندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے ❁ ہم نے اس کی پیروی کرنی ہے، زمانہ کیسا چل رہا ہے؟ حالات کیسے ہیں؟ ہم نے یہ نہیں دیکھنا ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے محبوب آقا، سرورِ انبیا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کیا ہے ❁ کپڑے خریدنے ہیں تو یہ نہ دیکھیں کہ فیشن کونسا چل رہا ہے، یہ دیکھیں! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا لباس مبارک کیسا ہوتا تھا ❁ بال بنوانے ہیں تو یہ نہ دیکھیں آج کل ٹرینڈ (*Trend*) کیا چل رہا ہے، یہ دیکھیں کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے بال مبارک کیسے تھے، غرض اُٹھنے میں، بیٹھنے میں، چلنے میں، سونے میں، جاگنے میں، آنے میں، جانے میں، ہر ہر معاملے میں ہم نے فیشن نہیں دیکھنا، زمانے کے حالات نہیں دیکھنے بلکہ ہم نے ایک ہی بات دیکھنی ہے، وہ یہ کہ ہمارے محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی مبارک ادا کیسی ہے۔ کاش...! ہمیں بھی حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جیسا عشقِ رسول نصیب ہو جائے، ہمیں بھی ایسی خوبصورت سوچ مل جائے اور ہم بھی سُنّتِ مصطفےٰ کی چلتی پھرتی تَصْوِیر بن جائیں۔

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذات عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہو جائے[1]

ٹخنے ننگے رکھا کیجیے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! اب ہمارے ہاں شلوار اور بالخصوص پینٹ کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے رکھنے کا رواج ہی ہو گیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ عورتوں کو حکم ہے کہ پائنچے

---

1 ...فیضان صدیق اکبر، صفحہ:239۔

لمبے رکھیں، وہ فیشن کے طَور پر اُونچے بلکہ بعض تو آدھی پنڈلی تک رکھتی ہیں۔ دوسری طرف مردوں کو حکم ہے کہ پائنچے اُونچے رکھیں، یہ ایڑیوں سے بھی نیچے تک رکھتے ہیں، یعنی دونوں ہی اُلٹ چل رہے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ سُنّت کی نِیت سے پائنچے ٹخنوں سے اُوپَر رکھنے کی عادَت بنائیے!

حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص بڑے عمدہ کپڑے پہنے ہوئے اکڑ کر چل رہا تھا، اپنے بالوں پر بڑا ناز کر رہا تھا۔

اِذْ خَسَفَ اللّٰہُ بِہٖ فَھُوَیَتَجَلْجَلُ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: تو اللہ پاک نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی چلا جائے گا۔(1)

امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فِی النَّارِ

ترجمہ: یعنی جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکتا ہے، وہ آگ میں ہے۔(2)

اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، صِرف نماز کے وقت ہی نہیں بلکہ 24 گھنٹے اپنے پائنچے ٹخنوں سے اُوپَر ہی رکھنے کی عادَت بنائیے! یہاں ایک اور بات کی بھی وَضاحَت کر دُوں؛ کہ ٹخنے ننگے رکھنا سنّت ہے۔(3) جبکہ تکبّر کی نیّت سے ٹخنے چُھپانا حرام ہے۔(4) لہٰذا ٹخنے اُونچے کرنے کے لیے شلوار چھوٹی سلوانی چاہیے، اُوپَر سے نیفے کو یا نیچے سے پائنچوں کو فولڈ کر لینا

---

1 ...مسند امام احمد، مسند المکثرین، مسند عبد اللہ بن عمرو...الخ، جلد:3، صفحہ:692، حدیث:7273۔

2 ... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:227، حدیث:2726۔

3 ... مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:94۔

4 ... فتاوی رضویہ، جلد:7، صفحہ:388۔

درست نہیں ہے۔ نماز میں فولڈ کر لیا تو نماز مکروہِ تحریمی ہو گی، دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے پہلے طواف نہ کیا

اے عاشقانِ رسول! بیعتِ رضوان کے موقع پر ایک اور بڑا ایمان افروز معاملہ پیش آیا، ہوا یہ کہ جب حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ مکہ پاک میں تھے، آپ کے چچازاد اَبان بن سعید نے آپ سے کہا: یَابْنِ عَمِّ طُفْ! اے چچازاد! طواف کر لیجیے...!! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے فرمایا: اے اَبان بن سعید! ہمارے ایک رسول ہیں، ایک مَحْبُوب ہیں، ہم کوئی بھی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتے، سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم پہل فرماتے ہیں، ہم جو بھی کرتے ہیں، اُن کی پیروی ہی میں کرتے ہیں۔ [2]

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنا منع ہے

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی ایسا عشقِ رسول، ایسی کمال محبّت نصیب فرمائے، کاش! ہم بھی اپنے مَحْبُوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرنے والے بنیں۔ آہ! آج کل لوگ عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہیں، قرآن و حدیث کی تعلیمات کو عقل کے ترازو پر تولتے ہیں، فیشن پرستی میں ایسے گھرے ہیں کہ سُنّتِ مصطفےٰ کو اپنانا تو دُور کی بات، سُنّتوں کی معلومات بھی حاصِل نہیں کرتے۔ کاش! ہم سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے سچّے پیروکار بَن جائیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ | ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اللہ اور

---

1 ...فتاویٰ خلیلیہ، جلد:1، صفحہ:246 خلاصۃً۔

2 ...الریاض النضرۃ، ذکر اختصاصہ، الجزالثالث، صفحہ:22۔

اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝۱	اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو! بیشک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔ (پارہ:26، سورۂ حجرات:1)

حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہ عنہا سے روایت ہے: بعض لوگ **رمضان کریم** سے ایک دِن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور حکم دیا گیا: اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے آگے نہ بڑھو![1]

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیتِ کریمہ میں دیا گیا حکم سب کو عام ہے، یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے آگے ہونا منع ہے، اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ راستے میں جا رہے ہوں تو بِلا اِجازت آگے آگے چلنا منع ہے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف ملے تو پہلے شروع کر دینا ناجائِز ہے، اسی طرح اپنی عقل اور اپنی رائے کو حضور صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی رائے سے مُقَدَّم کرنا حرام ہے۔[2]

عثمان ہرگز طواف نہیں کریں گے

ایک طرف مکہ پاک میں حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ عنہ کا اپنے چچا زاد کے ساتھ یہ مکالمہ چل رہا تھا، دوسری طرف پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں حاضِر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ عنہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ ابو عبد اللہ (یعنی عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) کیسے خوش قسمت ہیں، وہ طوافِ کعبہ کی سَعَادت حاصِل کر رہے ہوں گے۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ عنہم نے جب یہ بات کی تو سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ

---

1 ...خازن، پارہ:26، سورۂ حجرات، تحت الآیۃ:1، جلد:4، صفحہ:175۔

2 ...شانِ حبیب الرحمن، صفحہ:224۔

وَسَلَّم نے فرمایا: ایسا نہیں ہے، عثمان اگر سالہا سال بھی مکہ میں رہیں، وہ ہرگز مجھ سے پہلے طواف نہیں کریں گے۔ (1)

سُبْحٰنَ الله! اے عاشقانِ رسول! کیسی نرالی محبّت ہے، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ عنہ مکہ مکرمہ میں ہیں، آپ کو کہا جاتا ہے: طواف کر لیجیے! آپ کہتے ہیں: اپنے مَحْبُوب آقا صَلَّی اللهُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم سے پہلے ہرگز طواف نہیں کروں گا۔

اِدھر محبوبِ خُدا، سرورِ انبیا صَلَّی اللهُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کو اپنے پیارے صحابی کی محبّت پر بھروسا کتنا ہے...!! آپ فرماتے ہیں: عثمان چاہے سالہا سال بھی وہاں رہیں، تب بھی وہ میرے بغیر طواف نہیں کریں گے۔ سُبْحٰنَ الله!

اللہ پاک حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ عنہ پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے، آپ کے صدقے ہمیں بھی عشقِ رسول کی لازوال دولت، سُنّت سے محبت، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کا جذبہ نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

خَلق پہ لُطفِ خُدا، حضرتِ عثمان ہیں | جملہ مرض کی دَوا، درد کے دَرمان ہیں
آپ مَمْدُوحِ جہاں، خلقِ خُدا مدح خواں | کیا ہے اگر بدگُماں چند بے ایمان ہیں
حق نے وہ رتبہ دیا تم غنی ہم سب گدا | کیا کہوں میں تم ہو کیا، عقل و دل حیران ہیں
تم غنی سالکؔ گدا، اِک نظر بہرِ خدا | آپ جہاں کے لیے رحمتِ رحمٰن ہیں (2)

---

1 ...الریاض النضرۃ، جزء الثالث، ذکر شہادۃ النبی، صفحہ:22۔

2 ...دیوانِ سالک، صفحہ:77 تا 79 ملتقطاً۔

یومِ عثمانِ غنی مَنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! 18 ذُوالحج کو مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ کا یومِ شہادت ہے، گھر میں، آفس میں، دُکان پر جہاں ہو سکے، آپ کی یاد منائیے! آپ کے اِیصالِ ثواب کے لیے فاتحہ شریف پڑھیے! شِیْرِیْنی وغیرہ تقسیم فرمائیے! زہے نصیب! آپ کے اِیصالِ ثواب کے لیے مختصر سی محفل کروالیجیے! گھر میں بھی اہتمام فرمائیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَت بَرَکَاتُہُم العَالِیَہ کا رسالہ ہے: **کراماتِ عثمانِ غنی**۔ سب اَہْلِ خانہ کو جمع کر کے یہ رسالہ پڑھ کر سُنائیے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! برکتیں نصیب ہوں گی۔ اللہ پاک اپنے پیاروں کا صدقہ ہمیں نیک بنا دے اور ہم سب نیکیوں کے پابند بنیں اور دوسروں کو نیکیوں کی طرف لانے والے بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تجہیز و تکفین اپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے *I.T* ڈیپارٹمنٹ کی ایک موبائل اپلی کیشن ہے: ***Muslim's Funeral*** **(تجہیز و تکفین)** ❁ اس موبائل اپلی کیشن میں مَیّت کے غُسل، کفن اور دفن وغیرہ کی اہم ترین معلومات ہیں اور ❁ **مَیّت کو غُسل دینے اور کفن پہنانے** کے عملی طریقہ کے لیے ***Animated Videos*** بھی شامل ہیں اور ❁ مختلف زبانوں میں کتب بھی دستیاب ہیں ❁ دعوتِ اسلامی کے شعبہ کفن دفن کے اسلامی بھائیوں سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں اور ❁ جنازے اور تدفین کی تمام ضروری چیزوں کے بارے میں معلومات لی جاسکتی ہیں۔ آپ بھی یہ موبائل اپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال

کر لیجیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: جس نے واجِب قربانی نہ کی، اب وہ صدقہ کرے۔

وضاحت: اگر قُربانی واجِب ہونے کے باوجود نہ کی اور قربانی کے دن گزر گئے تو اب قربانی نہیں کر سکتے۔ اب کیا کرنا ہے؟ اِس کی 2 صُورتیں بنیں گی: (1): اگر تو جانور خرید چکے تھے، اب واجِب ہے کہ اُسی جانور کو ذَبْح کئے بغیر زِندہ ہی صدقہ کر دیجیے! (2): اور اگر جانور خریدا نہیں تھا، اب جانور کی قیمت صدقہ کرنا واجِب ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کام کو مرضی کے مطابق کرنے کا وظیفہ

یَانَافِعُ (اے نفع دینے والے)

جو کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے یَانَافِعُ 20 بار پڑھ لے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! وہ کام اس کی مرضی کے مطابِق ہو گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ...دارالافتاء اہلسنت، فتویٰ نمبر: Web-99۔
2 ...مدنی پنج سورہ، صفحہ: 258۔